عنوان

مسجدوں اور خانقاہوں کو آباد کرنے اور آباد رکھنے کے متعلق ہمارا رویہ

جامع و مرتب

حضرت مولانا محمد ظفر الدین برکاتی

مدیر ماہنامہ کنزالایمان، دہلی

پیش کش:

کل ہند مرکزی امام فاؤنڈیشن، دہلی

Contact No: 8595509193

Telegram Link: https://t.me/MarkaziImam

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ.(سورہ توبہ آیت 18)

ترجمہ: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے۔

اس آیت میں یہ تعلیم وہدایت دی گئی ہے کہ مسجدوں کو آباد کرنا سبھی مومنوں پر مسجدوں کا حق ہے، مسجدوں کو آباد کرنے سے متعلق یہ اُمور ظاہری آبادی کے مسائل میں داخل ہیں: جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا جب کہ مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئی ہیں، اہم آداب کے تحت آتے ہیں. جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر الٰہی کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم و دین کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔ (تفسیر خازن)

ظاہری آبادی اور تعمیر و تزئین سے متعلق اسلامی تاریخ:

مسجدِ نبوی میں سب سے پہلے اعلٰی فرش حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ڈالے، اس سے پہلے صرف بجری تھی۔ اس کی عالیشان عمارت سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بنائی۔ اس میں سب سے پہلے قندیلیں حضرت تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے روشن کیں۔ عہدِ فاروقی میں رمضان کی تراویح کے موقعہ پر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چراغاں کیا. اسی عمل کی بنیاد پر حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نورِ قبر کی دعا دی۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیت ُالمقدس میں کِبْرِیَّتِ احمر کی روشنی کی جس کی روشنی بارہ مربع میل میں ہوتی تھی اور اسے چاندی سونے سے آراستہ فرمایا۔ (تفسیر روح البیان)

مسجد کی تعمیر کے فضائل:

مسجدیں بنانے کا حکم اور ان کی تعمیر کے فضائل بکثرت احادیث میں مذکور ہیں

1. حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسجدیں تعمیر کرو اور انہیں محفوظ بناؤ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، فی زینۃ المساجد وما جاء فیہا)
2. حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالی کے لئے مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب فضل بناء المساجد)

3. حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل بنیان المساجد)

4. حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مسجد اس لئے بنائی تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد و الجماعات، باب من بنی للہ مسجداً)

5. حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے حلال مال سے وہ گھر بنایا جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنائے گا۔ (معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد)

6. حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی حدیث میں ہے "سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب بندے کو مرنے کے بعد بھی ملتا ہے، ان میں سے ایک مسجد تعمیر کرنا ہے۔ (شعب الایمان، باب الثانی والعشرین من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی الاختیار فی صدقۃ التطوّع)

تلاوت کردہ آیت کے ایک حصہ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ سے مراد یہ ہے کہ وہ دینی معاملات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور کسی کی رضا کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے۔ (تفسیر مدارک التنزیل) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے یہی معنی ہیں، یاد رہے کہ جن چیزوں سے انسان فطری طور پر ڈرتا ہے جیسے اندھیرا، درندے اور زہریلے جانور وغیرہ ان سے ڈرنا، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرنے کے خلاف نہیں کیونکہ یہ فطری خوف ہے اور اس سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

اس کے بعد کی آیت کریمہ میں بھی ایک اہم تعلیم دی گئی ہے :

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ-لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِؕ-وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ.

ترجمہ: تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے (والے) اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنے (والے) کو اس شخص کے برابر ٹھہرالیا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار کو مؤمنین سے کچھ نسبت نہیں اور نہ اُن کے اعمال کو ان کے اعمال سے کوئی نسبت ہے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجدِ حرام کی خدمت کریں، ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔ (تفسیر مدارک)
شانِ نزول: روزِ بدر جب حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجدِ حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بے کار ہیں۔ (تفسیر خازن)

مسجدوں کو آباد کرنے کا دوسرا اتشویش ناک پہلو

1. سنبھل کی شاہی قدیمی جامع مسجد کا سروے کرنے والی ٹیم، دنگائی نعرہ لگانے والوں کے ساتھ صبح صبح فجر کی نماز کے ٹھیک بعد پہنچی جب مسجد کے قریب مسلم آبادی کے اکثر لوگ سو رہے تھے یعنی ہمارے بد خواہوں اور بھارت کے شر پسندوں کو بھی معلوم ہے کہ آج کا مسلمان صبح سوتا رہتا ہے جب کہ فجر کی نماز کے لئے اس کی مسجدوں میں "بیدار ہو جاؤ اور نماز کے لئے آؤ" اور جو قوم اپنے رب کی دعوت پر نہیں بیدار ہوتی اور مسجدوں کو آباد کرنے نہیں پہنچتی وہ ہماری کیا خبر ہوگی. یہ واقعہ بھارت کے مسلمانوں کو ہوش میں آنے اور جوش کی بجائے بیدار ہو جانے کی دعوت دے رہا ہے اور جنھیں یقین ہے کہ بھارت میں مساجد اور مدارس اور مقابر و خانقاہیں ہمارے وجود کی ضمانت ہیں، انھیں تو واقعی بیدار ہو جانا چاہئے تاکہ شر پسندوں اور فرقہ پرست طاقتوں کو ہمارے محلوں اور علاقوں میں دنگا فساد کرنے کا موقع نہ ملے.

2. ہمارے بزرگوں اور دین و سنت و سنیت کے علم بردار علمائے کرام کا آج بھی یہ طریقہ ہے کہ وہ سفر میں بھی پابندی سے نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور ہوائی اڈے، بس اڈے، ریلوے اسٹیشن اور ٹرین میں بھی نماز پڑھنے سے نہیں ڈرتے حالانکہ وہ بھی دیش کی خطرناک صورت حال سے اچھی طرح آگاہ ہیں لیکن ہماری وحشت اور خوف کا حال یہ ہے کہ عوامی جگہوں پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور "دنیا کی زمین کا ہر حصہ ہماری مسجد یعنی سجدہ گاہ ہے" کو نظر انداز کرتے ہوئے لاشعوری طور پر اس کی حقانیت پر بے یقینی کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ ہم وہ نہیں رہے جو ہمارا طریق ہے اور ہماری دینی قرآنی پہچان.

3. ہمارے بہت سے اکابر کے ساتھ اور پیران طریقت کے سفر و حضر میں دسیوں، درجنوں اور سیکڑوں مسلمان عقیدت مندی سے ہم رکاب ہوتے ہیں لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ وہ تن تنہا تنہائی میں نمازیں ادا کر لیتے اور جماعت کی تاکید بھی نہیں کرتے حالانکہ وہ طے کر لیں تو جس محلے اور علاقے میں وہ موجود ہوتے ہیں وہاں کی مسجدیں ان کے مریدین اور عقیدت مندوں سے ہی بھر سکتی ہیں اور نجی مجلسوں میں واضح لفظوں میں اگر بتادیں کہ ہم اپنی مسجدوں کو اپنے سجدوں اور نمازوں سے آباد رکھیں تو شر پسندوں کو ہماری مسجدوں کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہوگی اور ہمیں بھی اپنی سجدہ گاہوں سے جذباتی رشتہ قائم ہو جائے گا تو پھر ہم ان کی حفاظت اور تحفظ کے لئے کچھ بھی کر گزرنے کا حوصلہ دکھا سکتے ہیں.

4. سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں واقع شاہی جامع مسجد اور قریب کی ڈھائی دن کا جھونپڑا والی مسجد پر نظریں جمادی ہیں حالانکہ وہاں ہر وقت کی جماعت میں ہزاروں عقیدت مند نمازیں ادا کرتے ہیں اور ہر وقت درگاہ کی ہر مسجد میں نمازیں ادا کرتے اور تلاوت کرتے ہوئے ہزاروں عقیدت مند نظر آتے ہیں پھر بھی وہاں شر پسندوں نے قانونی طور پر فرقہ پرستی شروع کر دی ہے، یہ واقعہ ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ صرف مسجدوں اور درگاہوں کو آباد کرنے سے بھی کام نہیں چلے گا بلکہ جس طریقے سے ہمارے دشمن اور بھارت کے شر پسند ہمارے خلاف قانونی کارروائی کا سہارا لے رہے ہیں اور صبح سویرے جاگ کر ہمارے خلاف منصوبہ بندی کر رہے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنی درگاہوں اور مسجدوں کی حفاظت کے لئے قانونی چارہ جوئی کرنا چاہیے اور 1991ء ایکٹ برائے تحفظ عبادت گاہ کے

دستوری دفاع میں کھڑا ہو جانا چاہئے کیونکہ اپنی مسجدوں کو آباد کرنے کے حوالے سے ہماری بنیادی ذمے داری سے ہماری عدالتیں بھی بیدار ہو جائیں اور یک طرفہ فیصلہ کرنے کی جسارت نہ کریں.

پیغام عمل

وطن عزیز بھارت میں ابھی بہت سے تعلیمی ادارے، بہت سی خانقاہی حضراتِ اور قومی ملی فلاحی تحریکات نے مسجدوں کی حفاظت اور عبادت گاہوں کے دستوری تحفظ کا بیڑہ اٹھایا ہے اور قانونی چارہ جوئی کے لئے کمر کس رہے ہیں، بھارت کے ہر مسلمان اور ہر مسلم شہری کی ذمے داری ہے کہ ان کا تعاون کریں اور جس طرح کی حمایت درکار ہو حمایت کریں اور خوف کی سیاست سے مرعوب ہو کر ڈر کی زندگی جینے کا طریقہ بھول جائیں کیونکہ زندہ وہی ہوتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر. سچائی یہی ہے کہ ہمارے ڈر خوف اور مسلم سیاست دانوں کی اپنے سیاسی آقاؤں کی خوشاد چاپلوسی اور پارٹی لاءن کی پاس داری کے چکر میں اپنی شہری مذہبی دستوری لاین کو نظرانداز کرنے کا نتیجہ ہے ورنہ یہ صورت حال نہیں ہوتی. لیکن صبح کا بھولا ہوا مسافر شام کو گھر پہنچ جائے تو اس کو بھٹکا بھولا ہوا نہیں سمجھتے، ٹھیک اسی طرح ہم بھی وقت رہتے دستور ہند کے مطابق اپنے شہری حقوق کی بازیابی اور پاس داری کے لئے بیدار ہو جاتے ہیں تو حالات ساز گار ہو سکتے ہیں اور ہماری نسلوں کا مستقبل خوش گوار ہو سکتا ہے۔